

(۱) مشورہ سے پہلے یہ دعا پڑھیں: **اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنَا مَرَاضِدَ أُمُورِنَا وَأَعِذْنَا مِنْ شُرُورِ أَفْفَنَا**. (۲) مشورہ اللہ کا حکم ہے، انبیاء کی سنت ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل اور ہماری ضرورت ہے۔ (۳) ایک ذمہ دار کو منتخب کر لیں اگر جماعت کا ذمہ دار ہے تو ضرورت نہیں ہے۔ (۴) اپنی رائے امانت سمجھ کر دیں۔ (۵) رائے کو داہنی طرف سے دینا شروع کریں۔ (۶) دین کے فائدہ کو سامنے رکھ کر رائے دیں۔ (۷) ساتھیوں کی رائے کو نہ کاٹے یعنی جب ایک ساتھی رائے دے رہا ہو تو اس کی بات نہ کاٹے۔ (۸) ذمہ دار جس سے رائے پوچھئے وہی رائے دیں۔ (۹) جو ساتھی جس کام کے قابل ہو اس کو سامنے رکھتے ہوئے رائے دیں۔ (۱۰) مشورے میں میناری اور میجاری نہیں ہے۔

(۱۱) امیر کو اختیار ہے کہ بغیر رائے یا مشورے سے امور طے کر سکتا ہے۔ (۱۲) خدمت اور اہل ان میں اپنے کو سامنے رکھے دیگر امور میں دوسروں کو ترجیح دیں۔ (۱۳) جس کی رائے پر امیر فیصلہ کریں وہ استغفار کرے، جس کی رائے قبول نہ ہوئی وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔ (۱۴) جس بات پر فیصلہ ہو جائے تمام ساتھی اس کو خوش دل کے ساتھ اللہُمَّ نَهْرُوكْہُ کہتے ہوئے قبول کریں اور کام کو انجام دیں۔ (۱۵) مشورے سے پہلے مشورہ نہ کریں، مشورے کے بعد اس پر تبصرہ نہ کریں۔ (۱۶) مشورے میں تین فکریں لے کر بیٹھیں۔ (۱) میری اصلاح کس طرح ہو جائے، میری زندگی سے لے کر اس محلے اور پوری دنیا میں دین کس طرح زندہ ہو جائے۔ (۲) جس طرح میں اللہ کے راستے میں لکھا ہوں اس طرح بہاں کے لوگ بھی اللہ کے راستے میں نکل جائے۔ (۳) اگر مسجد واری جماعت نہ ہو تو مسجد واری جماعت بنائے، اگر مسجد واری جماعت کمزور ہو تو اس سے مضبوط بنائے، اگر مسجد واری جماعت مضبوط ہو تو اس سے کام لیکھے۔ (۴) مشورہ (مجلس) کے ختم پر یہ دعا پڑھے : سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ۔

۸۱) تعلیم کے آداب

تعلیم کا مقصد اعمال سے زندگی بننے اور بگڑنے کا یقین پیدا ہو۔

شعر

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری
(۱) پاؤضو بیٹھے۔ (۲) با ادب بیٹھے۔ (۳) تعلیم کا مقصد دل متاثر ہو یعنی
جنت کے واقعات آئے تو دل خوش ہو، جہنم کے واقعات آئے تو دل نمکین ہو۔
(۴) کلام اللہ کی، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی اور صاحب کلام (اللہ اور
رسول) کی عظمت کو دل میں لے کر بیٹھے۔ (۵) تعلیم میں بیٹھنے سے پہلے اپنی
ضروریات سے فارغ ہو کر بیٹھے۔ (۶) تعلیم میں چھوٹے چھوٹے تقاضوں
کو روک لے۔ (۷) دھیان توجہ کے ساتھ دل لگا کر بیٹھیں۔ (۸) اس نیت
سے بیٹھنے کے دین کی باتیں آئے تو اس پر عمل کریں گے اور دوسروں تک
پہنچاتے رہیں گے۔ (۹) پڑھنے والے کو دیکھے یا کتاب کو دیکھے۔ (۱۰) دیوار
کو لگ کر یا نیک لگا کر نہ بیٹھے۔ (۱۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو
درود شریف پڑھیں۔ (۱۲) حدیث کے درمیان کوئی بات اپنی طرف سے نہ
کہے۔ (۱۳) ساتھیوں کو متوجہ کریں۔ (۱۴) تعلیم کے تین حصے، (۱) قرآن کے
حلقے، (۲) فضائل کی تعلیم، ایک دن فضائل اعمال اور ایک دن منتخب
احادیث، (۳) چھے صفات کا نہ اکرہ۔ (۱۵) ہر حدیث کو تین مرتبہ پڑھیں اور
فائدہ کو ایک مرتبہ پڑھیں۔ (۱۶) صحابہ کا نام آئے تو ”رضی اللہ عنہم“ بزرگ یا
دل کا نام آئے تو ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ مکہ اور مدینہ کا نام آئے تو ”زادہ اللہ
ذریٰ اُوْعَظْمَة“ کہیں۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس کی عظمت اور شرافت کو
برہائیں۔

۸۳ تعارفی بات

میرے محترم بھائیو، بزرگوار ووستو!

اللہ تعالیٰ سینکڑوں برسوں سے صیدھی راہ بتانے، نیک کاموں کا حکم کرنے اور
برے کاموں سے روکنے کیلئے نبیوں کو بھیجا کرتے تھے، اب ثبوت کا دروازہ

بند ہو چکا ہے، ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کام کو امت پر سونپ دیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کام کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو جن لیا ہے، اس لئے قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے نفع رسانی کیلئے نکالی گئی ہو، نیک کام کرتے ہو اور نیک کام کرنے کی دعوت دیتے ہو، برے کاموں سے بچتے ہو اور برے کام سے بچتے کی دعوت دیتے ہو۔ اس کام کو صحابہ، تابعین، تابع تابعین، اولیائے کرام اور سارے نیک لوگوں نے کیا اور ہر مسلمان اس دعوت والی محنت کو کرنا ہے، اسلئے کون کون ساتھ دیجئے بتائیں۔

﴿۸۲﴾ فضائل ذکر

میرے بھائیو، بزرگو اور دوستو!

حدیث پاک کے مفہوم میں ہے کہ ذکر سے دل کی صفائی ہوتی ہے اور عاقلوں میں ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے اندھیرے گھر میں چدائی ہے۔ اس لئے ہم کو گھر میں، دکان میں اور چلتے پھرتے ہر ہمیشہ ذکر کی پابندی کر کے اللہ کے دھیان کو لانا ہے۔ ہمارے بڑے بزرگان دین آسان طریقہ بتائے ہیں کہ روزانہ صبح و شام 3 تسبیحات کی پابندی کریں۔ تیرا کلمہ 100 مرتبہ، درود شریف 100 مرتبہ اور استغفار 100 مرتبہ پڑھیں۔

تیرا کلمہ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
وَلَا شَرُورَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

درود شریف : جَنَّزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

استغفار : أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُومُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ
 حدیث پاک کے مفہوم میں ہے کہ ”سُبْحَانَ اللَّهُ“ 100 مرتبہ پڑھنے سے
 100 عرب غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ 100 مرتبہ
 پڑھنے سے 100 عرب گھوڑوں کو ساز و سامان، لگام وغیرہ کے ساتھ جہاد میں
 سواری کیلئے دینے کا ثواب ملیگا۔ أَلْلَهُ أَكْبَرُ 100 مرتبہ پڑھنے سے
 100 اوثب قربانی میں ذبح کئے اور وہ قبول ہوئے، اتنا ثواب ملے گا۔ اور
 ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ 100 مرتبہ پڑھنے سے آسمان و زمین کے درمیان جتنی جگہ
 ہے سب نیکیوں سے بھر جاتی ہے۔ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيْمِ“ 100 مرتبہ پڑھنے سے 99 بیکاریوں سے حفاظت ہوتی ہے۔ درود
 شریف ایک مرتبہ پڑھنے سے 40 فائدے ہیں۔ 10 گناہ معاف ہو جاتے
 ہیں، 10 نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں، جنت کے 10 درجے بلند
 ہو جاتے ہیں، 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اخلاص کے ساتھ 3 مرتبہ استغفار
 پڑھنے سے سمندر کے جھاؤں کے برابر بھی گناہ ہوتی بھی اللہ تعالیٰ معاف
 فرمادیتے ہیں۔

۸۵) گشت کے آداب

میرے بھائیو، بزرگو اور ووستو!

گشت کا عمل اس دین کے کام میں ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے، اگر یہ عمل
 صحیح فکروں کے ساتھ ہوگا تو دعوت قبول ہوگی، دعوت قبول ہوگی تو دعا قبول

ہوئی، دعا قبول ہو گی تو ہدایت اترے گی۔ گشت کیلئے چار اعمال ضروری ہیں۔
(۱) عمومی گشت کیلئے جانا۔ (۲) استقبال کے لئے ٹھہرنا۔ (۳) درمیانی بات چڑھنا۔ (۴) ذکر اور دعائیں بیٹھنا۔

عمومی گشت

عمومی گشت کیلئے زیادہ سے زیادہ "10" آدمی ہوں اور کم از کم 3 آدمی ہوں ایک رہبر، دوسرا متكلم، تیسرا امیر۔

رہبر: رہبر مقامی ہو تو بہتر ہے۔ رہبر صاحب کا کام یہ ہے کہ جو بھی مسلمان بھائی دکھنے تو اس کو اچھے انداز سے نرمی اور عاجزی سے سلام کر کے متكلم صاحب سے ملائے، اگر دکان کا ایک ہو تو دکان کے باہر بلا کر ملائے۔ رہبر ترتیب کے ساتھ دکان و مکان والوں سے ملائے۔

متكلم: متكلم کا کام یہ ہے کہ جس سے بھی ملاقات ہو اس کو سلام اور مصافحہ کر کے ایمان اور یقین کی بات بتا کر نقد مسجد میں لانے کی کوشش کرے۔ اتنی بھی بات نہ ہو کہ اعلان ہو جائے اور اتنی بھی بات نہ ہو کہ بیان ہو جائے۔ اگر کوئی خدر بتائے تو داعی بنا کر چھوڑ دے، یعنی دوسروں کو لے کر آنے کی فکر دلائے۔ ہر ساتھی دین کا حاج بنا کر سے، متكلم صاحب ہر ساتھی کو دیکھتے ہوئے بات بتائے۔

امیر صاحب: امیر صاحب کا کام یہ ہے کہ مسجد سے نکلتے وقت دعا کر کے نکلے ایک بازو سے جائے، رہبر رہانے اور رہبر کے پیچے متكلم ہو، پورے ساتھیوں کی سمجھانی کرتے ہوئے امیر صاحب آخر میں ہو، ذکر اور فکر کے ساتھ

ساتھیوں کو لیکر چلے، کوئی اصول ٹوٹے تو ایک بازو میں جڑ کر فکر دلائے، اگر کوئی ساتھی ذکر سے غافل ہو تو تلقین کرے، نظروں کی حفاظت کرے، مگر کے پاس گئے تو پردے کا خیال کرتے ہوئے ایک بازو میں ٹھہرے، واپسی میں ندامت کے ساتھ استغفار پڑھتے ہوئے آئے۔

استقبال

استقبال میں ایک یادو ساتھیوں کو رکھے مسجد کے دروازے کے پاس رہ کر آنے والے بھائیوں کو سلام، خیر خیریت پوچھ کر دینی مجلس میں بٹھائے، اگر نماز نہ پڑھے ہو تو وضو کراکے نماز پڑھائے، فضول بات کئے بغیر ذکر و فکر میں رہے۔

درمیانی بات

درمیانی بات میں باقی ساتھیوں کو جوڑ کر اللہ کے راستے میں نکلنے کا ذہن بنائے، اللہ کے راستے کے فضائل بتا کر ارادے کرائے، پھر نماز کے بعد بیٹھنے کی اور دوسروں کو بٹھانے کی فکر دلائے۔

ذکر و دعا

گشت کی جان ذکر اور دعا ہے۔ کسی ایک یادو ساتھی کو ذکر اور دعائیں بٹھائے۔ تھوڑی دیر ذکر کر کے گشت والا کام کا میاب ہونیکے لئے اور سارے عالم میں ہدایت کیلئے اللہ سے دعا کرے۔ دعا اور دعوت کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت ملتی ہے۔

میرے متحرم بھائیو، بزرگوار دوستو!

سارے انسانوں کی کامیابی اس مبارک دین میں ہے، جسکی زندگی میں دین ہو گا وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو گا اور جسکی زندگی میں دین نہ ہو گا وہ دنیا اور آخرت میں ناکامیاب ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر صحابہؓ بہت سے صفات سیکھے، ان میں سے چند صفات پر عملی مشق کرنے سے دین پر چلنا آسان ہو گا۔ وہ صفات یہ ہیں، (۱) ایمان (۲) نماز (۳) علم و ذکر (۴) اکرام مسلم (۵) اخلاص نیت (۶) دعوت و تبلیغ۔

(۱) ایمان:

ایمان سے یہ چاہا جا رہا ہے کہ ہمارے دلوں کا یقین صحیح ہو جائے، ایک اکیلے اللہ سے ہونے کا یقین ہمارے اندر آجائے، غیر اللہ سے ہونے کا یقین ہمارے اندر سے نکل جائے۔ ایمان کے مفہوم کی پہنچ دماغ تک ہے، ایمان کے حرف کی پہنچ کتاب تک ہے، ایمان کے بول کی پہنچ زبان تک ہے، ایمان کی آواز کی پہنچ کانوں تک ہے، ایمان کے اخلاص کی پہنچ دل تک ہے۔ ظاہر کے خلاف بولنے سے، ظاہر کے خلاف سوچنے سے، ظاہر کے خلاف سٹھنے سے اور ظاہر کے خلاف چلنے سے ایمان کی حقیقت آئیگی۔ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ دنیا میں ایک بھی ایمان والا رہ کر اللہ اللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ساری دنیا کا نظام چلا سکنے اور اس دنیا میں ایک بھی ایمان والا نہ رہے تو زمین

اور آسمان کو توڑ کر قیامت نازل کر دے گے۔

ایمان کا کلمہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسکے معنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے کچھ نہیں ہوتا سوائے اللہ کے، عزت کا دینا، ذلت کا دینا، حیات کا دینا، موت کا دینا، یکاری کا دینا، شفا کا دینا، دن اور رات کو تبدیل کرنا، روزی کا دینا، پریشانی کا دینا، محبت کا ذہنا اور نفرت کا ذہنا سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ حضور ﷺ کے طریقہ میں سو فیصد کامیابی ہے، غیروں کے طریقہ میں ناکامیابی ہے۔ کلمے کا تقاضہ یہ ہے کہ ممکن چاہی زندگی چھوڑ کر رب چاہی زندگی اختیار کرے۔

ایمان ہماری زندگی میں آنے کے لیے 3 لائن کی محنت کرنا ہے۔ (۱) دینی مجالس میں بیٹھ کر ایمان کے فضائل کو خوب سے اور لوگوں میں چل پھر کر ایمان کی خوب دعوت دے اور اللہ کی بڑائی کو خوب بولے۔ (۲) اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں خوب غور و فکر کرے۔ (۳) اللہ سے رو رو کر حقیقت والے ایمان کو مانگے۔

(۲) نماز:

نماز سے یہ چاہا جا رہا ہے کہ ہماری زندگی صفت صلوٰۃ پر آجائے یعنی نماز میں جیسا ہم اللہ کا حکم پورا کرتے ہیں ویسا ہی نماز کے باہر اللہ کا حکم پورا کرنے والے بن جائیں اور ۲ رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے فائدہ اٹھانے والے بینیں۔ حدیث پاک کے مفہوم میں ہے کہ جو شخص پانچ وقت کی نماز

پابندی کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ پانچ انعام دیتے ہیں۔ (۱) رزق کی شکلی دور کر دیتے ہیں۔ (۲) قبر کا عذاب ہٹا دیتے ہیں۔ (۳) اہمال نامہ دائیں (سیدھے) ہاتھ میں دیتے ہیں۔ (۴) پاھنچ اطکار اسٹے بھلی کی طرح پار کر دیتے ہیں۔ (۵) حساب سے محفوظ کر دیتے ہیں۔ نماز حضور ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ مؤمن کا نور ہے۔ شیطان کا منہ کا لا کر دیتی ہے، اور دل کا سکون ہے۔ جس طرح بدن کے لیے سر ضروری ہے اسی طرح مسلمان کے لیے نماز پڑھنا بھی ضروری ہے۔

حقیقت والی نماز بنانے کے لیے ۳ لائے کی محنت کرنا ہے۔ (۱) دینی مجالس میں بیٹھ کر نماز کے فضائل کو خوب سے اور لوگوں میں چل پھر کر حقیقت والی نماز اور نماز کے فضائل کی خوب دعوت دے۔ (۲) ظاہر اور باطن کے اعتبار سے دو دور کعت لفظ نماز پڑھ کر مشق کرے۔ (۳) اللہ سے رو رو کر حقیقت والی نماز کو مانگے۔

(۳) علم و ذکر:

علم ایک راستہ ہے، ذکر ایک روشنی ہے۔ علم سے یہ چاہا جا رہا ہے کہ ہمارے اندر تحقیق کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ کم از کم علم اتنا جانا ضروری ہے کہ حرام و حلال کی پہچان ہو جائے۔ حدیث پاک کے مفہوم میں ہے کہ جو شخص علم دین کو سیکھنے کیلئے لکھتا ہے تو اس کیلئے فرشتے پر بچھاتے ہیں، اور سمندر کی مچھلیاں، درندے، چرندے اور پرندے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

یہ صفت ہماری زندگی میں آنے کیلئے ۳ لائے کی محنت کرنا ہے۔ (۱) دینی

مجالس میں بیٹھ کر علم دین کے فضائل کو خوب سنے اور لوگوں میں چل پھر کر علم دین کی خوب دعوت دے اور لوگوں کو اپنے اندر علم دین سکھنے کا شوق و طلب پیدا کرے۔ (۲) مسائل والے علم کو معتبر علماء سے معلوم کرے اور فضائل والے علم کو دینی کتابیں اور تعلیم کے حلقوں میں حاصل کرے۔ (۳) اللہ سے رود کر علم کی حقیقت کو مانگے۔

ذکر سے یہ چاہا جا رہا ہے کہ اللہ کا دھیان پیدا ہو جائے۔ حدیث پاک کے مفہوم میں ہے کہ ذکر کرنے والا زندگی کی مثال ہے۔ اور ذکر نہ کرنے والا مرد کی مثال ہے۔ اور ایک حدیث پاک کے مفہوم میں ہے کہ روزانہ جس کی زبان اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہتی ہے وہ شخص ہستے ہوئے جنت میں داخل ہو گا۔ یہ صفت ہماری زندگی میں آنے کیلئے 3 لاکھ کی محنت کرنا ہے۔ (۱) وئی مجالس میں بیٹھ کر ذکر کے فضائل خوب سنے اور لوگوں میں چل پھر کر ذکر کے فضائل کی خوب دعوت دینا۔ (۲) تہائی میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرنا ہے۔ صبح و شام تین تسبیحات کی پابندی کرے اور یہ کیفیت ہونا ہے کہ اللہ میرے سامنے ہے مجھے دیکھ رہا ہے اور میرا ذکر سن رہا ہے۔ (۳) اللہ سے رود کر ذکر کی حقیقت کو مانگنا ہے۔

(۲) اکرام مسلم:

اکرام مسلم سے یہ چاہا جا رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ہمارے اندر آ جائیں اور اپنے حق کو پہچانتے ہوئے دوسروں کے حقوق ادا کرے۔ حدیث پاک کے مفہوم میں ہے کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کی دنیا

میں پرده پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پرده پوشی کریں گے۔ اور ایک حدیث پاک کے مفہوم میں ہے کہ بڑوں کی عزت کرے چھوٹوں پر شفقت کرے علماء دین کی قدر کرے جو ایسا نہیں کرتا حضور ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں۔

یہ صفت ہماری زندگی میں آنے کیلئے 3 لاکھ کی محنت کرتا ہے۔ (۱) دینی مجالس میں بیٹھ کر اچھے اخلاق کے فضائل کو خوب سنے اور لوگوں میں چل پھر کر حضور ﷺ اور صحابہؓ کے اخلاق، ہمدردی اور ایثار کے واقعات کی خوب دعوت دے۔ (۲) ہر ساتھی کی خدمت کر کے اپنے اندر تواضع پیدا کرے اور ہر اللہ کے بندے کو محبت بھری نگاہ سے دیکھے اور اپنے آپ کو حقیر سمجھے۔ (۳) اللہ سے رُو رُو کر حضور ﷺ والے اخلاق کو مانگے۔

(۴) اخلاصِ نیت:

اخلاصِ نیت سے یہ چاہا جا رہا ہے کہ جو بھی نیک کام کرے اللہ کی رضا مندی کیلئے کرنے والے بنے جو بھی نیک کام اللہ کی رضا کیلئے رائی کے دانے کے برابر بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ احمد کے پھاڑ کے برابر ثواب دیں گے۔ اگر دھلاوے کیلئے احمد کے پھاڑ کے برابر بھی کوئی نیک کام کریں تو رائی کے دانے کے برابر بھی اس کا اجر و ثواب نہیں دیں گے اور اخلاص والے کی علامت یہ ہے کہ کوئی تعریف کرے تو خوش نہ ہو اگر کوئی نفرت یا قطع رحمی کرے تو ان سے دشمنی نہ ہو اور بدله نہ لے۔

یہ صفت ہماری زندگی میں آنے کیلئے 3 لاکھ کی محنت کرتا ہے۔ (۱) دینی

مجالس میں بیٹھ کر اخلاص کے فضائل کو خوب سنے اور لوگوں میں چل پھر کر اخلاص کے فضائل کی خوب دعوت دینا۔ (۲) ہر عمل سے پہلے اور درمیان میں اور آخر میں اپنی نیت کو ۳ مرتبہ ٹوٹ لے۔ (۳) اللہ سے رود کر اخلاص کی حقیقت کو مانگے۔

(۶) دعوت و تبلیغ:

دعوت و تبلیغ سے یہ چاہا جا رہا ہے کہ اس دین کی محنت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنی ذات سے لے کر پورے عالم میں دین زندہ ہونے کیلئے کام کے عالمی تقاضوں کو اپنی جان اور مال کے ساتھ پورا کرنا۔ قرآن پاک میں آتا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے جنت کے بد لے ایمان والوں کے جان و مال کو خرید لیا ہے۔ حدیث پاک کے مفہوم میں آتا ہے کہ اللہ کے راستے میں تھوڑی دری کیلئے نکنا دنیا اور دنیا کے تمام چیزوں سے افضل ہے۔

یہ صفت ہماری زندگی میں آنے کیلئے 3 لاکھ کی محنت کرنا ہے۔ (۱) دینی مجالس میں بیٹھ کر اللہ کے راستے کی فضیلتوں کو خوب سنے اور لوگوں میں چل پھر کر اللہ کے راستے کے فضائل کی خوب دعوت دے۔ (۲) ہم جہاں بھی جائیں ۳ مہینے، ۳۰ دن اور ۳۰ دن کی جماعتوں کو نکالے اور اپنے تقاضوں کو دبا کر ۳ مہینے، ۳۰ دن اور ۳۰ دن اللہ کے راستے میں پابندی کے ساتھ نکلے۔ (۳) اللہ سے رو رو کر اللہ کے راستے میں نکلنے کی توفیق کو مانگے۔

﴿۸۷﴾ مقامی پانچ کام

(۱) روزانہ کسی نماز کے بعد سر جوڑ کر بیٹھ کے فکر یا کرے کہ کس طرح

پیری زندگی سے لے کر سارے عالم میں 100 نیصد دین زندہ ہو جائے۔

(۱) مسجد کی آبادی کیلئے ڈھانی کھنٹے وقت نکالے۔ (۲) روزانہ مسجد کی تعلیم اور گھر کی تعلیم کرے گھر کی تعلیم میں چھ صفات کے نہ اکرے بھی کرے۔ (۳) ہر ہفتہ میں اپنی مسجد کا گشت اور پڑوی مسجد کا گشت کرے۔ (۴) ہر مہینے میں 3 دونالد کے راستے میں نظر۔

آہستہ یہ عربی دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَبَّنَا وَمَيْتَنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَفِيرِنَا وَكَبِيرِنَا^۱
رَدَّكِرِنَا وَأَنْشَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْبَبْتَهُ مِنْ أَحْبَبِتْهُنَا فَأَخْبِهْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ
بَرَّ لَبِيْتَهُ مِنْهَا فَتَرَكْهُ عَلَى الْإِيمَانِ (تَوْمَدِی)

اگر جائز ہا بالغ لڑکے کا ہوتا یہ دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْنِا لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْنِا لَنَا ذِيْفَنًا
وَالْمَشْفَعًا
(مصنف عبد الرزاق)

اگر جائز ہا بالغ لڑکی کا ہوتا یہ دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْنَا لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْنَا لَنَا
ذَلِكَهُ وَالْمَشْفَعَهُ
(مصنف عبد الرزاق)

﴿ ۲۷ ﴾ نفل نمازوں کے اوقات اور فضائل

فضائل	وقات	رلیقیں	نفل نمازوں
فیکر کی روشنی اور روزہ اور نیچے سے ہوتے ہے پہلوں میں کے	بھر ہے آدمی رات کے بھر ایک بیکار کے بھر	2+2 مک 12	نجد
تعلیم کا درس کا ابتداء وہ کاموں میں شدید رہائش کے	جب ۱۰ بجے	2+2=4	اشراف
روزی میں برکت ہوگی	نفل زوال	2+2 مک 12	چاٹ
ڈاپ اور برکت	بھر طرب	6=2+2+2 مک 20	اوائیں
دھنیت ہاک میا ہے کہ جو کل اپنی طرح دھو کر نہ ہو ٹیال کے لامبے لامبے تعلیم کے سارے کاموں کو سوال لے رہے ہیں	جب بھر کرے	2	تحیۃ الوضوء
سبکاں اناہاتا ہے ضرورت پہنچی ہو جائی ہے	جب بھی سبکاں ہو	2	تحیۃ المسجد
و پیشہ عمل ہے	کچھ ہجت یا ضرورت ہو	2	صلوٰۃ الماجت
اللہ تعالیٰ پھر لے ہے کاموں کا لامبی ویسے کے	پڑنے ابتدئے میں کوئی کہا جائے تو	2	صلوٰۃ التوبہ
	بعد اس کا ختم میں یا اس میں بیان میں ملکیت کے	4	صلوٰۃ النیج

﴿ ۲۸ ﴾ جائزے کی نمازوں کا طریقہ

اول نماز کیلئے صاف پا نہ کر کر رہے ہو، اگر آدمی زیادہ ہوں تو تمدن یا پانچ
مات میں بیٹھا بہتر ہے۔ جب صاف میں درست ہو جائیں تو نماز جائزہ کی نیت

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی بیکر کہنیں اور پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بیلے دائیں طرف پھرائیں طرف سلام پھیریں۔

﴿٦٧﴾ کہ تبلیغ کے الفاظ کے معنی

ت : تکلیف کو برداشت کر کے امت کو فائدہ پہنچانے والا۔

ب : بے دلی پررونے والا۔

ل : لایعنی باتوں سے پختے والا۔

ی : یقین کے ساتھ دین کا کام کرنے والا۔

غ : غیب کے اوپر یقین رکھنے والا۔

﴿٦٨﴾ امیر کی اطاعت

ہر حکم میں امیر کی بات مانے (بشرطیکہ وہ کسی گناہ کا حکم نہ کرے) اگرچہ اس کا حکم نفس پر گراں گزرے اور اپنی رائے کے خلاف ہو اور اگر چاہئے سے کم پڑھا لکھا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تمہارا امیر تاک، کان کٹا ہوا شخص ہنا دیا جائے تو تمہیں اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کے مطابق لے چو ہو تو اس کی بھی بات سنو اور کہا مانو۔ (مسلم شریف)

بعض دفعہ ایسا بھی ہو گا کہ امیر تمہاری حیثیت سے کم حیثیت والے کو اعزاز واکرام یا دعویٰ و تقدیر کیلئے ستر جائے دے گا اگر ایسا ہو تو مدد نہ مانو۔

حضرت عبادہ بن صامت فرمائے ہیں کہ ہم نے رسول ﷺ سے ان شرطوں پر بیعت کی کہ سختی میں، آسانی میں، خوشی میں، فس کے خلاف میں،

اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دینے میں باتیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ اور امیر سے امارت چھیننے کی کوشش نہ کریں گے اور جہاں بھی ہوں حق کہیں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔

﴿٨٧﴾ مشورہ کا مقصد

اتحاد گر (سب کی لگر کا ایک ہوتا) اور اجتماع تکوب (تمام دلوں کا جڑ جانا)

﴿٨٩﴾ مشورہ کی فضیلت

مَائِلِمَ مَنِ اسْتَشَارَ وَمَا نَخْسُرُ مِنْ اسْتَخَارَ۔ ترجمہ: جس نے مشورہ کیا وہ شرمند ہے اور جس نے استخارہ کیا وہ لفظان نہ اٹھایا۔

﴿٨٠﴾ مشورے کے آداب

(۱) مشورہ سے پہلے یہ دعا پڑھیں: اللہمَّ أَلْهِمْنَا مَرَادِنَا
وَأَعِلِّنَا مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا۔ (۲) مشورہ اللہ کا حکم ہے، انبیاء کی سنت ہے،
صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل اور ہماری ضرورت ہے۔ (۳) ایک ذمہ دار کو منتخب کر
لیں اگر جماعت کا ذمہ دار ہے تو ضرورت نہیں ہے۔ (۴) اپنی رائے امانت
سمجھ کر دیں۔ (۵) رائے کو دو اہنی طرف سے دینا شروع کریں۔ (۶) دین کے
تاکہ کو سامنے رکھ کر رائے دیں۔ (۷) ساتھیوں کی رائے کو نہ کاٹیں یعنی جب
ایک ساتھی رائے دے رہا ہو تو اس کی بات نہ کاٹیں۔ (۸) ذمہ دار جس سے
رائے پوچھنے وہی رائے دیں۔ (۹) جو ساتھی جس کام کے قابل ہو اس کو سامنے
رکھتے ہوئے رائے دیں۔ (۱۰) مشورے میں میتارٹی اور میجارٹی نہیں ہے۔

(۱۱) امیر کو اختیار ہے کہ بغیر رائے یا مشورے سے امور طے کر سکتا ہے۔ (۱۲) خدمت اور اعلان میں اپنے کو سامنے رکھے دیگر امور میں دوسروں کو ترجیح دیں۔ (۱۳) جس کی رائے پر امیر فیصلہ کریں وہ استغفار کرے، جس کی رائے قبول نہ ہوئی وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔ (۱۴) جس بات پر فیصلہ ہو جائے تمام ساتھی اس کو خوش دلی کے ساتھ اللہُمَّ خَبُّوْ کہتے ہوئے قبول کریں اور کام کو انجام دیں۔ (۱۵) مشورے سے پہلے مشورہ نہ کریں، مشورے کے بعد اس پر تبرہ نہ کریں۔ (۱۶) مشورے میں تین نگریں لے کر بیشیں۔ (۱) میری اصلاح کس طرح ہو جائے، میری زندگی سے لے کر اس ملے اور پوری دنیا میں دین کس طرح زندہ ہو جائے۔ (۲) جس طرح میں اللہ کے راستے میں لکھا ہوں اس طرح یہاں کے لوگ بھی اللہ کے راستے میں کل جائے۔ (۳) اگر مسجد واری جماعت نہ ہو تو مسجد واری جماعت بنائے، اگر مسجد واری جماعت کمزور ہو تو اس سے مضبوط بنائے، اگر مسجد واری جماعت مضبوط ہو تو اس سے کام یکے۔ (۴) مشورہ (مجلس) کے ختم پر یہ دعا پڑھے : سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحْمِدُكَ أَفْهَلَانَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ ۔

۸۱) تطییم کے آداب

تطییم کا مقصود اعمال سے زندگی بننے اور بگڑنے کا یقین پیدا ہو۔

شعر

عمل سے زندگی بنتی ہے جن بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ لوری ہے نہ ناری
 (۱) باوضو بیٹھے۔ (۲) با ادب بیٹھے۔ (۳) تعلیم کا مقصد دل متاثر ہو یعنی
 جنت کے واقعات آئے تو دل خوش ہو، جہنم کے واقعات آئے تو دل ٹککیں ہو۔
 (۴) کلام اللہ کی، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی اور صاحب کلام (اللہ اور
 رسول) کی عقائد کو دل میں لے کر بیٹھے۔ (۵) تعلیم میں بیٹھنے سے پہلے اپنی
 ضروریات سے فارغ ہو کر بیٹھے۔ (۶) تعلیم میں چھوٹے چھوٹے تفاصیل
 کو روک لے۔ (۷) دھیان توجہ کے ساتھ دل لگا کر بیٹھیں۔ (۸) اس نیت
 سے بیٹھے کے دین کی بائیں آئے تو اس پر عمل کریں گے اور دوسروں تک
 پہنچاتے رہیں گے۔ (۹) پڑھنے والے کو دیکھے یا کتاب کو دیکھے۔ (۱۰) دیوار
 کو لگ کر یا ایک لگا کر نہ بیٹھے۔ (۱۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو
 درود شریف پڑھیں۔ (۱۲) حدیث کے درمیان کوئی بات اپنی طرف سے نہ
 کہے۔ (۱۳) ساتھیوں کو متوجہ کریں۔ (۱۴) تعلیم کے شیخ ہے، (۱۵) قرآن کے
 ملتے، (۱۶) فضائل کی تعلیم، ایک دن فضائل اعمال اور ایک دن منتخب
 احادیث، (۱۷) جسمی صفات کا نماکر۔ (۱۸) ہر حدیث کو تین مرتبہ پڑھیں اور
 قائد کو ایک مرتبہ پڑھیں۔ (۱۹) صحابہ کا نام آئے تو ”رضی اللہ عنہم“ بزرگ یا
 ولی کا نام آئے تو ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ کہہ اور مدینہ کا نام آئے تو ”زادہ اللہ
 فریاد اوعیۃ“ کہیں۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس کی عقائد اور شرافت کو
 بڑھائیں۔

روانی کے آداب ۸۲

(۱) طعام سیٹ کی فہرست کے برابر پورے چیزوں کو باعثہ
(۲) مسجد کی کوئی چیز اپنے پاس نہ ہو اور اپنی کوئی چیز مسجد میں نہ ہو۔ (۳)
لے۔ (۴) مسجد کو پہلے سے بھی زیادہ صاف رکھے۔ (۵) سارے ساتھی جذکر اور دعا
مسجد کو پہلے سے کرے کہ یا اللہ تیری مسجد کو استعمال کر کے جس ملرح کا کام کرنا تھا اس طرح نہ
کر سکے، انشاء اللہ جس مسجد میں جائیں گے اس مسجد میں خوب مخت کر کے نہ
جماعت لگائیں گے۔ (۶) اپنی اپنی بیا کوں کا اور طعام سیٹ کا خیال کرے۔
(۷) اپنی اپنی جوڑی کے ساتھ عمامت کرتے ہوئے ایک ہازو سے چلے۔
(۸) نظروں کی
آہتہ سے سیکھنا سکھانا اور ذکر دلگر کے ساتھ چلے۔ (۹) نظروں کی
حاشت کرے۔ (۱۰) سر میں کوئی سلام کرے تو ایک ساتھی جواب دے۔
(۱۱) مسجد کو دیکھئے تو درود شریف پڑھئے اور دعا پڑھ کر مسجد میں دایاں ہم
رکھے۔ (۱۲) مسجد میں داخل ہونے کے بعد احکاف کی دعا پڑھ کر تجویہ الوضوء
اور تجویہ المسجد پڑھ کر فوراً مشورے میں بیٹھئے۔ (۱۳) مسجد کو جس حال میں پایا تھا
اس سے بہتر حال میں اس کو چھوڑ کر جائیں، مسجد کی جو بھلی وغیرہ استعمال کئے
ہیں اس کی رقم ادا کرنے کی کوشش کریں۔

۸۳) تعاریف بات

میرے محترم بھائیو، بزرگوار و دوستو!

کے مغلیب ہو جائے گی، وہ کلمے سے پڑھاے، تو وہ غالب نے صحیح سے پڑھا
اللَّهُ أَكْلَمَ الْأَكْلَمَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْ حَلْقَةٍ وَرَزَنَةٍ (اللَّهُ أَكْلَمَ الْأَكْلَمَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْ حَلْقَةٍ وَرَزَنَةٍ)